ہمالیہ کے دامن میں ہنرمند خواتین کا ہاتھ سے بنا ہوا کاغذ دنیا بھر میں مقبول

ہمالیہ کے دامن میں کاغذ سازی کی روایت

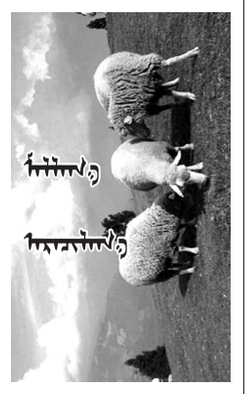

ہمالیہ کے دامن میں کاغذ سازی کی روایت

ہمالیہ کے دامن میں واقع ضلع ہری کوٹ کے گاؤں بانسرہ میں کاغذ سازی کی روایت صدیوں پرانی ہے۔ یہاں کے کاریگر مقامی درختوں کی چھال، پرانے کپڑوں اور بانس سے کاغذ تیار کرتے ہیں۔ یہ کام نسل در نسل منتقل ہوتا آیا ہے اور آج بھی گاؤں کے درجنوں گھرانے اسی پیشے سے وابستہ ہیں۔ بانسرہ کا کاغذ اپنی مضبوطی، ہلکے پن اور قدرتی ساخت کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔

خام مال کی تیاری

کاغذ بنانے کے لیے سب سے پہلے درختوں کی چھال جمع کی جاتی ہے۔ عام طور پر شہتوت، ریشم کے درخت اور جنگلی بیل کی چھال استعمال ہوتی ہے۔ چھال کو پانی میں کئی دن تک بھگویا جاتا ہے تاکہ اس کا بیرونی حصہ نرم ہو جائے۔ اس کے بعد اسے لکڑی کے ہتھوڑوں سے کوٹا جاتا ہے۔ کوٹنے کا عمل کئی گھنٹوں تک جاری رہتا ہے، یہاں تک کہ چھال ایک گاڑھے گودے میں بدل جائے۔

گودے سے کاغذ تک

گودے کو بڑے لوہے کے برتنوں میں پانی کے ساتھ ملا کر ہلکا سا محلول تیار کیا جاتا ہے۔ اس محلول میں بانس کی باریک جالی والی چھلنی ڈبو کر گودے کی تہہ نکالی جاتی ہے۔ یہ تہہ ایک ایک کر کے لکڑی کے تختوں پر جمائی جاتی ہے۔ ہر تہہ کے درمیان سوتی کپڑا رکھا جاتا ہے تاکہ پانی آسانی سے نکل جائے۔ اس عمل کو ’’کاغذ لادنا‘‘ کہا جاتا ہے۔

دھوپ میں خشک کرنا

لادے ہوئے تختوں کو کئی گھنٹوں تک دبا کر رکھا جاتا ہے تاکہ زیادہ پانی نکل جائے۔ اس کے بعد کاغذ کی تہیں ایک ایک کر کے الگ کی جاتی ہیں اور انہیں بانس کی رسیوں پر لٹکا کر دھوپ میں خشک کیا جاتا ہے۔ خشک ہونے کے بعد کاغذ کی سطح کو پتھر یا شیشے سے رگڑ کر ہموار کیا جاتا ہے، جسے ’’گھوٹائی‘‘ کہتے ہیں۔

خواتین کی بڑھتی ہوئی شمولیت

پہلے یہ کام زیادہ تر مرد کرتے تھے، لیکن اب خواتین کی بڑی تعداد اس پیشے سے وابستہ ہو چکی ہے۔ کئی خواتین نے اپنے گھروں میں چھوٹے یونٹ قائم کر لیے ہیں جہاں وہ خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔ بعض خواتین نے اس ہنر کو باقاعدہ تربیت کے ذریعے سیکھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے انہیں گھر بیٹھے روزگار کا موقع ملا ہے۔

مصنوعات اور منڈی

بانسرہ کے کاریگر اب صرف روایتی کاغذ تک محدود نہیں رہے۔ وہ لفافے، فائلیں، ڈائریاں، کارڈ اور سجاوٹی اشیا بھی بناتے ہیں۔ ان مصنوعات کی خریداری کے لیے ہر ماہ کے پہلے اتوار کو ضلع ہری کوٹ کے ٹاؤن ہال میں ایک میلہ لگتا ہے، جس میں ملک کے مختلف حصوں سے لوگ آتے ہیں۔ اس میلے نے کاریگروں کو براہِ راست گاہک تک پہنچنے کا موقع فراہم کیا ہے۔

مشکلات اور مطالبات

کاریگروں کا کہنا ہے کہ بجلی کی لوڈشیڈنگ اور خام مال کی مہنگائی ان کے کام کو سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے۔ ان کے مطابق درختوں کی چھال اب پہلے کی طرح آسانی سے دستیاب نہیں، اس لیے انہیں دور دراز علاقوں سے منگوانا پڑتا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت کاغذ سازی کے لیے ایک مشترکہ مرکز قائم کرے جہاں بجلی اور پانی کی سہولت میسر ہو۔

تربیت کی ضرورت

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اس ہنر کو جدید تقاضوں کے مطابق تربیت اور رہنمائی فراہم کی جائے تو بانسرہ کا کاغذ قومی اور بین الاقوامی منڈی میں اپنی جگہ بنا سکتا ہے۔ ضلعی محکمہ صنعت نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ مالی سال میں کاریگروں کے لیے تین ماہ کا تربیتی کورس شروع کیا جائے گا۔ اس کورس میں رنگائی، سانچہ سازی اور پیکنگ کے جدید طریقے سکھائے جائیں گے۔

ضلع کی پہلی خاتون ایس ایچ او کا چارج سنبھال لیا

ضلع کی پہلی خاتون ایس ایچ او انسپکٹر ثمینہ ارشد نے تھانہ سٹی کا چارج سنبھال لیا۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر شکایت کنندہ کو مقررہ مدت میں پیش رفت سے آگاہ کیا جائے گا۔ ان کے مطابق تھانے میں خواتین کے لیے علیحدہ ہیلپ ڈیسک بھی قائم کیا جائے گا۔

**ضلع میں